آن لائن خرید و فروخت کی ناجائز صورت

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم آن لائن اسٹور بناتے ہیں، جس کا ماہانہ کرایہ بھی ہم دیتے ہیں، ہم اپنے آن لائن اسٹور پر کسی ویب سائٹ سے کوئی پروڈکٹ تلاش کر کے لگاتے ہیں، اس میں قیمت بھی لکھی ہوتی ہے اور جس کسٹمر کو وہ چیز پسند آتی ہے، وہ خریدنا چاہتا ہے، تو اس میں خریدنے والے آپشن کو کلک کرتا ہے، وہاں خریدنے کی ہیڈنگ بھی موجود ہوتی ہے، پھر اس کے بعد بسا اوقات بعض چیزوں کی قیمت کی بارگیننگ کر کے ریٹ فائنل کر لیتے ہیں، تو ہم بیچنے کے آپشن پر کلک کر کے اسے بیچ دیتے ہیں اور اس سے رقم وصول کر لیتے ہیں، اس کے بعد ہم ویب سائٹ والوں سے آن لائن خرید کر قیمت کی ادائیگی کر دیتے ہیں اور انہیں کسٹمر کا ایڈریس دے دیتے ہیں، وہ کسٹمر کو چیز پہنچا دیتے ہیں۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ خرید و فروخت کا یہ طریقہ شرعا جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ کسٹمر کو بیچنے کے بعد ہم خود خریدتے ہیں اور پھر چیز بھی ہمارے قبضے میں نہیں آتی۔ واضح رہے کہ اس میں کمیشن والا معاملہ نہیں ہوتا، بلکہ ہم کسٹمر کو باقاعدہ بیچتے ہیں، پھر بعد میں خود خریدتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شریعت مبارکہ کا قانون ہے کہ خریدنے کے بعد جس چیز کو فروخت کرنا ہو، تو پہلے خرید کر خود یا اپنے وکیل کے ذریعے اس پر حقیقی یا حکمی قبضہ کر لے پھر فروخت کرے، اگر خریدنے سے پہلے ہی بیچ دیا تو بیع ناجائز و باطل ہو گی کہ ایسی چیز کو بیچا جو ابھی اس کی ملکیت میں نہیں ہے، اسی طرح منقولی چیز کو خریدنے کے بعد قبضہ کرنے سے پہلے بیچنا بھی ناجائز ہوتا ہے۔ لہذا اس اصول کی روشنی میں پوچھی گئی صورت میں خرید و فروخت کا یہ طریقہ ناجائز و باطل ہے، کہ اس میں بھی چیز کو خرید کر مالک بننے سے پہلے ہی بیچ دیا جاتا ہے۔ جبکہ شرعی طور پر خریدنے سے پہلے بیچنا جائز نہیں بلکہ منقولی یا ایسی غیر منقولی جس کا ہلاک ہونا نادر نہ ہو، کو خریدنے کے بعد خود یا اپنے وکیل کے ذریعے قبضہ کرنے سے پہلے بیچنا بھی جائز نہیں ہوتا۔

حدیث مبارکہ میں ہے، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے پوچھا: "قلت: یارسول اللہ، یأتینی الرجل، فیسألنی البیع لیس عندی أبیعه منه، ثم أبتاعه له من السوق، قال: "لا تبع مالیس عندک" یعنی: میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم میرے پاس ایک شخص آکر،

اس چیز کو بیچنے کا کہتا ہے جو میرے پاس نہیں ہوتی، تو میں اس کو بیچ دیتا ہوں، پھر میں اس کے لیے بازار سے خرید لیتا ہوں، تو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز تیرے پاس نہیں اس کو نہ بیچ۔

(سنن النسائی، جلد7، صفحہ289، مکتبۃ المطبوعات الإسلامیۃ، حلب)

بدائع الصنائع میں ہے: ”شرط انعقاد البیع للبائع أن یکون مملوکا للبائع عند البیع فإن لم یکن لا ینعقد، وإن ملکه بعد ذلک بوجه من الوجوه إلا السلم خاصة، وهذا بیع ما لیس عنده، ونهى رسول اللہ صلى اللہ علیه وسلم عن بیع ما لیس عند الإنسان، ورخص في السلم ،۔۔ والمراد منه بیع ما لیس عنده ملکا؛ لأن قصة الحدیث تدل علیه فإنه روي أن حکیم بن حزام کان یبیع الناس أشیاء لا یملکها، ویأخذ الثمن منهم ثم یدخل السوق فیشتري، ویسلم إلیهم فبلغ ذلک رسول اللہ صلى اللہ علیه وسلم، فقال لا تبع ما لیس عندک“یعنی بیع منعقد ہونے کی شرط یہ ہے کہ چیز بیع کے وقت بائع کی ملکیت میں ہو، اگر اس کی ملکیت میں نہ ہو تو بیع منعقد نہیں ہو گی، اگرچہ بعد میں کسی طریقے سے اس کا مالک ہو جائے، سوائے سلم کے اور یہ اس چیز کو بیچنا ہے جو اس کے پاس نہیں ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس چیز کو بیچنے سے منع فرمایا ہے، جو انسان کے پاس نہ ہو اور سلم میں رخصت دی ہے، بیچنا اس کو جو اس کے پاس نہیں سے، مراد ملک ہے کیونکہ حدیث کا قصہ اسی پر دلالت کرتا ہے، حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ لوگوں کو وہ اشیا بیچ دیتے تھے جو ان کی ملک میں نہ ہوتیں اور ان سے ثمن لے لیتے پھر بازار جاتے اور وہ چیز خرید کر ان کے سپرد کر دیتے، نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اس معاملے کی جب خبر پہنچی، تو آپ نے فرمایا جو چیز تیرے پاس نہیں ہوتی اس کو نہ بیچ۔ (بدائع الصنائع، جلد5، صفحہ147، 146، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مسلم شریف میں ہے: ”قال رسول اللہ صلى اللہ علیه وسلم (من ابتاع طعاما فلا یبعه حتى یقبضه) قال ابن عباس وأحسب کل شیء بمنزلة الطعام۔“ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص غلہ خریدے تو اسے آگے نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں اس معاملے میں ہر چیز کو غلے کے درجہ میں شمار کرتا ہوں۔

(صحیح مسلم، کتاب البیوع، جلد03، صفحہ1159، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

ایک دوسری حدیث میں ہے: ”نهانا رسول اللہ صلى اللہ علیه وسلم أن نبیعه حتى ننقله من مکانه“یعنی: صحابہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں چیز کو خریدنے کے بعد جب تک اسے وہاں سے اٹھا نہ لیں (یعنی قبضہ نہ کر لیں) آگے بیچنے سے منع فرمایا۔

(صحیح مسلم، کتاب البیوع، جلد03، صفحہ1160، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

محیط برہانی اور بنایہ شرح ہدایہ میں ہے ،و النظم للاخر:"بیع المنقول قبل القبض لایجوز بالإجماع"

ترجمہ: منقولی چیز کی قبضہ سے پہلے بیع بالاجماع ناجائز ہے۔

(البنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب البیوع، جلد8، صفحہ299، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اشکال: ہمارے ہاں عموما خرید و فروخت کے الفاظ استعمال نہیں کیے جاتے ، بلکہ بطور تعاطی بیع ہو رہی ہوتی ہے، تو آن لائن خرید و فروخت کے اس طریقے میں بطور تعاطی بیع درست نہیں قرار دے سکتے ؟

جواب: اس طریقے میں بیچنے والا اپنے آن لائن اسٹور پر چیز قیمت وغیرہ کے ساتھ لگا دیتا ہے، تو یہ اس کی طرف سے ایجاب کی پیشکش ہوتی ہے، پھر خریدنے والا جب خریدنے کے بٹن کو کلک کرتا (جس پر واضح خریدنے کی ہیڈنگ بھی ہوتی) ہے تو یہ اس کی طرف سے ایجاب قرار پاتا ہے، پھر بیچنے والا جب بیچنے والے بٹن کو کلک کر دیتا ہے (سائل کی وضاحت کے مطابق اس میں بھی بیچنے کی ہیڈنگ موجود ہوتی ہے) تو یہ ایجاب کا قبول ہوتا ہے اور سودا مکمل قرار پاتا ہے، لہذا ہماری اس صورت میں تحریراً ایجاب و قبول کے ذریعے ہی بیع ہو رہی ہوتی ہے، لیکن بالفرض ایجاب و قبول سے بیع نہ مانی جائے، بلکہ اسے بیع تعاطی کے طور پر دیکھا جائے، تو بھی معاملہ ناجائز رہے گا کہ اس میں بھی وقت بیع، مبیع بائع کی ملک میں ہونا شرط ہے، بلکہ من جانب واحد سے تعاطی ہو کہ بیع کے طور پر ثمن دے دیا ہے، مگر چیز پر بعد میں قبضہ کرے گا، تو اس میں مزید یہ بھی شرط ہوتی ہے کہ چیز بائع کے پاس موجود و معلوم ہو۔ رد المحتار میں ہے:" المراد فی صورۃ دفع الثمن فقط ان المبیع موجود معلوم، لکن المشتری دفع ثمنہ ولم یقبضہ "یعنی صرف ثمن دے دینے کی صورت میں بیع تعاطی ہو گی جبکہ مبیع موجود و معلوم ہو، لیکن مشتری نے ثمن دیا اور چیز پر قبضہ نہیں کیا۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد7، صفحہ26، مطبوعہ لاھور)

و اللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو صدیق محمد ابو بکر عطاری

13 رمضان المبارک 1442ھ/26 اپریل 2021ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے